اچانک سے ہونے والی بارش نے موسم کو بہت خوشگوار اور ٹھنڈا بنا دیا تھا۔ "ماہی" نے بچوں کے گرم کپڑے کام والی سے کہہ کر دھوپ میں سکھانے کے لیے ڈلوائے تھے مگر اچانک ہونے والی بارش نے "ماہی" کے لیے مصیبت کھڑی کر دی تھی۔بچوں کے کپڑے گیلے نہ ہو جائیں اس ڈر سے وہ بھاگتی ہوئی چھت پہ پہنچی تھی مگر "ماہی" کے پہنچنے سے پہلے ہی دھوپ میں سکھانے کے لیے ڈالے گئے ،کپڑے بارش میں گیلے ہو چکے تھے اور سونے پہ سہاگہ تیز ہوا کی وجہ سے وہ نیچے گر کر کچھ مٹی سے بھی لت پت ہو چکے تھے۔

Zoya Ali Shah Novels

"ماہی" کپڑوں کو جلدی جلدی اٹھانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی لیکن ہوا کے تیز جھونکے کپڑوں کو بار بار چھت کے کنارے تک اڑا کر لے جا رہے تھے۔

"ماہی" کو اس وقت شدید غصہ آرہا تھا ایک تو سارے کپڑے پھر سے دھونے والے ہو چکے تھے اوپ سے وہ پوری طرح سے بارش میں بھی بھیگ چکی تھی۔

10:10 71%

اسی وقت بچوں نے نشاندہی کرنے پر کہ "بابا! ماما چھت پر کپڑے اتارنے گئی ہیں۔"
یہ سن کر "احمر" فوراً "ماہی" کو ڈھونڈتے ہوئے چھت پر آ گیا تھا۔

چھت پر آتے ہی "احمر" کی نظر بارش سے گیلے کپڑوں کے ساتھ پریشان ہو کر اِدھر اُدھر سے کپڑے اٹھاتی ہوئی "ماہی" پر پڑی۔
ہوا کے جھونکے کپڑوں کو اِدھر اُدھر اڑا رہے تھے۔"ماہی" ان کے پیچھے پیچھے

کپڑوں کو اٹھانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔
چہرے کے بگڑے ہوئے زاویے اس کی جھنجھلاہٹ کو ظاہر کر رہے تھے۔

"احمر" چھت پر پہنچ کر اچانک سے رک گیا تھا۔سامنے کا منظر بے حد حسین اور جان لیوا تھا۔ہوا کے جھونکوں کے ساتھ بارش کی بوندیں جیسے ایک مدھم موسیقی کی خوبصورت دھن چھیڑ رہی تھیں۔

Zoya Ali Shah Novels

"ماہی" پوری طرح سے بے خبر، بھیگے کپڑوں کو سمیٹنے میں مصروف تھی۔
"احمر" کے قدم سیڑھی کے آخری سرے پہ تھم گئے تھے۔

اس کی نظریں "ماہی" کے بھیگے ہوئے سراپے پہ جمی ہوئی تھیں، جیسے کائنات کا ہر منظر پس منظر میں چلا گیا ہو۔

بارش کے قطرے اس کے وجود کو چھو کر زمین پر گر رہے تھے مگر بارش کے زمین پر گرتے ہوئے قطرے جیسے اس کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ جڑ گئے تھے۔

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، دل "ماہی" کی قربت کے لیے بے قرار ہو کر مچل رہا تھا۔

وہ پلکوں کو جھپکنا تک بھول چکا تھا،اس کی آنکھوں میں خماری کے گہرے رنگ

10:12 71%

تھے۔

جذبات کا ایک گہرا سمندر کنارے، باندھ توڑنے کو بے قرار تھا۔
اس نے چند قدم آگے بڑھائے مگر پھر اچانک سے رک گیا۔

شاید وہ اس لمحے کی خاموشی کو توڑنا گناہ سمجھ رہا تھا۔
آنکھوں میں وہ گہرائی تھی جیسے اس لمحے کو اپنی روح میں قید کر لینا چاہتا ہو مگر
زیادہ دیر خود کو روک نہیں سکا تھا، بے اختیار قدم "ماہی" جانب بڑھ رہے

Zoya Ali Shah Novels

10:12 71%

تھے۔

اس کے اندر جذبات کا طوفان اٹھ رہا تھا، ایسا طوفان جس کا ہر جھونکا ماہی کی قربت کا طلب گار تھا۔

بارش کی بڑھتی ہوئی رم جھم، اس کے دل کی بے چینی کو اور بڑھا رہی

تھی۔

اس کا دل بے قابو ہو کر "ماہی" کی طرف کھنچے چلا جا رہا تھا۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ بارش اس کے جذبات کی ایک خاموش زبان بن گئی تھی۔

دل کے دھڑکنے کی سپیڈ اس قدر زیادہ تھی کہ اسے اپنے دل کی تیز دھڑکنوں کی گونج سنائی دے رہی تھی۔

"اس بارش کو بھی ابھی آنا تھا۔سب کپڑے خراب کر دیے۔اب میں کیا کروں اتنی تیز ہوا ہے کپڑے تو گندے ہو گئے ہیں۔"

"ماہی" کپڑوں کو پکڑتے ہوئے جھنجلا کر کپڑوں سے جھگڑا کر رہی تھی۔

"احمر" مسکراتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے اس کے قریب آ چکا تھا۔

"پتہ نہیں بارش نے کپڑے خراب کیے یا تمہیں خوبصورت بنا دیا؟"

Zoya Ali Shah Novels

"پتہ نہیں بارش نے کپڑے خراب کیے یا انہیں خوبصورت بنا دیا؟!"

"کیا؟"

"ماہی" نے چونک کر پلٹتے ہوئے دیکھا۔

"آپ کب آئے؟"

"مجھے تو خود بھی نہیں پتہ کہ میں کب آیا

ہوں۔"

"احمر" کے چہرے پر بارش کے پانی کے قطرے ٹھہرے ہوئے تھے اور "احمر" کی نظریں اس کے چہرے پر ٹھہر چکی تھی۔

"کیوں آپ نیم بے ہوشی میں تھے جب اوپر آئے تھے،جو آپ کو پتہ نہیں چلا کہ اب کب یہاں آئے؟"

"ماہی" کو "احمر" کی باتوں پر ہنسی آ رہی تھی۔

10:13 72%

"یہ گیلے کپڑے، نمی سے بوجھل وجود، "احمر علوی" کے دل میں طوفان لے آیا ہے، اور تمہیں میری حالت پر ہنسی آ رہی ہے، شرارتی لڑکی۔"

اس کی نازک سی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت بھری شدت سے اپنے قریب لے آیا۔

اس کے دل فریب سراپے کو خماری سے دیکھتے ہوئے "احمر" نے اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کپڑے واپس فرش پر پھینک دیے۔

Zoya Ali Shah Novels

"احمر" یہ کیا کیا یہ سب خراب ہو جائیں گے۔"
"ماہی" نے پریشان نظروں سے کپڑوں کی جانب دیکھا جو بیچارے زمین پر گر کر اور بھی بری حالت میں ہو گئے۔

"میری جان یہ خراب ہو چکے ہیں مگر میں اپنے جذباتوں کو خراب نہیں ہونے دوں

10:14 72%

گا۔"

"تمہیں دیکھ کر تو لگتا ہے کہ بارش کا یہ بھیگا منظر بھی تمہارے سامنے پھیکا ہے۔"

"ماہی" کے قریب ہوکر شرارتی شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کان کی لو پر جھکتے سرگوشی میں بولا۔

"ماہی" شرما کر نظریں جھکا کر مسکرا دی۔

"تمہیں یوں گیلے کپڑوں کے ساتھ پریشان دیکھنا مجھے اچھا نہیں لگتا، لیکن اگر تم ہر بار اتنی حسین لگو تو میں دعا کروں کہ بارش روز ہو ہو اور "ماہی" روز کپڑوں کے پیچھے بھاگتی ہوئی نظر آئے۔"

"احمر" کے محبت بھرے جذبات "ماہی" کے دل تک پہنچ رہے تھے، اور اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھیں۔

Zoya Ali Shah Novels

"ماہی"

10:15 73%

"جی"

"تمہاری زلفیں بھی بارش کے قطروں سے کھیل رہی ہیں۔شاید یہ بھی میرے دل کی طرح تمہارے عشق میں ڈوبنا چاہتی ہیں۔"

چہرے پر ہاتھ کی پشت رگڑتے ہوئے "احمر" مدہوش تھا ہو رہا تھا۔

"ماہی" کا چہرہ شرم سے لال گلابی ہونے لگا

10:15 73%

تھا۔

"احمر"، پلیز بس بھی کریں، اپنے شاعرانہ موڈ کو قابو میں رکھیں، ورنہ یہاں بارش میں کھڑے ٹھنڈ لگ جائے گی۔آپ شاید نوٹ نہیں کر رہے، موسم کافی سرد ہو رہا ہے۔"

"میرے سلگتے جذبات اس سرد موسم میں تمہیں بے پناہ حدت دے سکتے ہیں،

بشرط یہ کہ تم انہیں خوشی سے قبول کرو۔"

"احمر" کا انداز شاعرانہ اور رومانوی ہو رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایک شدت تھی جسے "ماہی" نے محسوس کیا تو گھبرا گئی،اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہر دوڑ گئی۔

"ماہی، چاہے بارش ہو یا دھوپ، میری محبت تمہاری ہر لہر میں گم ہو کر تمہارے

Zoya Ali Shah Novels

وجود کا حصہ بن جائے گی، جس کی شدت تمہارے دل کی دھڑکنوں میں محسوس ہو گی،میری محبت کی پناہیں کبھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑیں گی۔"

"ماہی" کے چہرے پہ شرم اور مسکراہٹ کا حسین امتزاج تھا۔جو ان حسین لمحوں کو اور بھی یادگار بنا رہا تھا۔

"احمر"، تمہارے ساتھ گزارا ہر لمحہ کیوں خوابوں سے زیادہ خوبصورت اور حقیقت

10:16 73%

بن جاتا ہے؟"

"ماہی" نے اپنی آنکھوں میں چمک بھر کر "احمر" کے بارش سے بھیگتے ہوئے چہرے کو دیکھ نرماہٹ سے کہا۔

بارش مزید تیز ہونے لگی تھی، منظر بہت خوبصورت تھا مگر ٹھنڈ کی شدت بھی بڑھنے لگی تھی۔"ماہی" کا وجود ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا، جیسے سرد ہوا اسے اپنی گرفت میں لے رہی ہو۔

"روم میں چلیں، موسم ہمیں جو اشارہ دے رہا ہے، اس لمحے کو قید کر لینا چاہیے۔"

"احمر" نے "ماہی" کو جھک کر گود میں اٹھاتے ہوئے، پیار بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"احمر"، آپ کو موسم کی ضرورت کبھی نہیں ہوتی، آپ ہمیشہ ایک ہی موڈ میں رہتے ہیں۔"

Zoya Ali Shah Novels

وہ شرما کر نظر جھکاتے ہوئے سچائی بیان کر رہی تھی، جیسے اس کے دل کی گہرائیوں سے نکل کر یہ الفاظ آئے تھے۔

"تو کہاں لکھا ہے کہ بیوی پر محبت نچھاور کرنے کے لیے، اسے اپنی قربت میں قید کرنے کے لیے کسی موڈ یا موسم کی ضرورت ہوتی ہے؟"

"احمر" نے ہنستے ہوئے، کچھ ناراضگی اور کچھ محبت کی شدت کے ساتھ کہا تھا۔
جیسے وہ "ماہی" سے ایک سوال پوچھ رہا ہو، مگر ساتھ ہی اپنی محبت کا اقرار بھی کر رہا ہو۔

وہ "ماہی" کو اپنی باہوں میں اٹھائے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

اسے کانچ کی گڑیا کی طرح باہوں میں سمیٹے ہوئے جیسے اس کی حفاظت کرنا چاہ رہا

ہو۔"ماہی" آج بھی بہت نازک تھی ،"احمر" ہمیشہ اس سے کانچ کی گڑیا کی طرح ہی سنبھال کر رکھتا تھا مگر محبت کی شدتیں برساتے ہوئے وہ اپنے حواسوں پر کبھی قابو نہیں رکھ پاتا تھا۔

یہ چیز آج بھی اس کے اندر موجود تھی۔"ماہی" کے قریب ہوتے ہوئے، وہ خود کو اس کی قربت میں دیوانہ ہونے سے روک نہیں پاتا تھا۔

"ماہی" کے قریب ہوتے ہوئے تو جیسے ہر لمحہ اس کی محبت میں مزید اضافہ کر دیتا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

"ماہی" کی حسین قربت اس کے جذبات میں شعلے بھڑکا دیتی تھی، اور ان شعلوں میں قطرہ قطرہ وہ خود بھی جلتا اور "ماہی" کو بھی اپنے ساتھ جلا دیتا تھا جیسے محبت کی شدت میں، دونوں ایک ہی شعلے کی لپٹ میں آ کر جلنے کو مقدر سمجھتے لیتے ہوں۔

"ماہی" نظریں جھکائے خود کو پوری طرح سے "احمر" کے رحم و کرم پر چھوڑ

چکی تھی۔وہ محسوس کر سکتی تھی کہ اس کے اندر ایک عجیب سی گرمی اور محبت کا احساس بڑھ رہا ہے۔

وہ روم میں آ چکے تھے،بارش کی ٹھنڈی بوندوں سے "ماہی" اور "احمر" کے کپڑے پوری طرح سے گیلے ہو چکے تھے۔

"ماہی" کا وجود ہلکا ہلکا سا کانپ رہا تھا، اور اس کا دل چاہ رہا تھا کہ فوراً سے پہلے کپڑے بدل لے تاکہ ٹھنڈ کی شدت سے بچ سکے۔

10:19 74%

وہ بے ساختہ "احمر" کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک نرم سی درخواست تھی، جیسے وہ اپنے شوہر سے اجازت کی منتظر ہو۔"پلیز، مجھے کپڑے بدل لینے دیں۔" مگر "احمر" کے سلگتے جذباتوں کو دیکھتے ہوئے "ماہی" کو ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ اسے اجازت ملے گی۔ اس کی نظریں اس پر عجب شدت سے ٹکی ہوئی تھیں، جیسے وہ کسی اور دنیا میں ہو، جہاں صرف وہ دونوں ہوں اور باقی سب کچھ ماند پڑ جائے۔

Zoya Ali Shah Novels

"احمر" کو اپنے سے کہیں زیادہ "ماہی" کی فکر تھی کہ اسے ٹھنڈ نہ لگ جائے۔
"احمر" کی نظریں "ماہی" پر مرکوز تھیں۔

گیلے کپڑوں کی وجہ سے اس کی پیاری نازک سی بیوی کو کہیں ٹھنڈ نہ لگ جائے۔

"احمر" آہستہ آہستہ کبرڈ کی طرف بڑھا، جیسے ہر قدم میں وہ اپنی محبت کی شدت

کو محسوس کر رہا ہو۔

اس کی نظریں جذباتوں سے چور تھی۔اگر گیلے لباس کا لحاظ نہ ہوتا تو اس وقت یہ لمحہ قربت کی زد میں آ چکا ہوتا۔

"احمر" کبرڈ سے خوبصورت مخملی سکن کلر کی نائٹی نکال کر "ماہی" کے قریب آیا۔

"احمر" پلیز مجھے یہ نہیں پہننا۔"

"ششش۔۔۔۔خاموش بولنے کی اجازت نہیں ہے۔"
"احمر" نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس سے چپ رہنے کو کہا تھا۔

نائٹی بے حد ملائم اور سلکی تھی۔ نائٹی کی زمیت میں ایک خاص دلکشی تھی۔
اس نائٹی کی خوبصورتی اور دلکشی کو وہ "ماہی" کے جسم کی جنبش کے ساتھ تصورات میں محسوس کرتے،وہ جذباتوں کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔
کاریگر نے اس نائٹی کو اتنی مہارت سے بنایا تھا کہ پہلی نظر دیکھتے ہی نگاہیں اس

Zoya Ali Shah Novels

10:21 75%

پر ٹھہر جائیں۔

سلیو لیس نائٹی میں ایک دلکش تھی، جو نہ صرف خوبصورت، ہلکی، بہت زیادہ ہاٹ تھی۔یہ نائٹی "احمر" نے اسے پہلی اینیورسری پر گفٹ کی تھی۔"احمر" کو یہ نائٹی بے حد پسند تھی مگر "ماہی" ہمیشہ اس نائٹی کو پہننے سے کتراتی تھی۔

"احمر" تو ویسے ہی بہکا ہوا رہتا تھا ایسے میں "ماہی" اپنی جان کو اور مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی

تھی۔

اکثر وہ نائٹی کو چھپا دیا کرتی تھی اور "احمر" ہمیشہ نائٹی کو کہیں سے بھی ڈھونڈ لیتا تھا۔آج بھی اس نے کتنے ہی کپڑوں کو اِدھر اُدھر کر کے آخر نائٹی ڈھونڈ لی تھی۔

ایسا جذباتوں سے چور "احمر" کو لگتا تھا کہ آج کے موسم کے حساب سے یہ نائٹی بالکل پرفیکٹ تھی۔سرد موسم میں گرماہٹ کا احساس دلانے کے لیے اس نائٹی کو "ماہی" کے وجود پر پہنائے بنا شاید یہ لمحات ادھورے رہ جاتے۔

"احمر" کی محبت بھری گہری نظروں نے "ماہی" کے وجود کو اپنی قربت میں محسوس کیا۔وہ اس کی جانب قدم اٹھاتے ہوئے اس کے دل کی دھڑکنوں کے شور کو سن رہا ہو۔

"ماہی" "احمر" کی بے تابیوں کو سمجھتے ہوئے ٹھنڈ سے کانپتے ہوئے، تیز تیز سانسیں لے رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں محبت کی ایک نرم سی جھیل سرسراہٹ سے بہہ رہی تھی۔

Zoya Ali Shah Novels

وہ اپنے اندر ایک عجیب سی تپش محسوس کر رہی تھی، جیسے "احمر" کی نظروں میں ساری دنیا کا سکون اور خماری چھپی ہو۔

"احمر" نائٹ کو اپنے ہاتھوں سے "ماہی" کو پہنانے کی دل میں تمنا رکھتا تھا۔ اس تمنا کو پورا کیے بنا "احمر" کو ہمیشہ کی طرح سکون کہاں ملنے والا

10:22 76%

تھا۔

"احمر" نے نائٹ اپنے ہاتھوں سے "ماہی" کو پہنائی، جیسے ہر لمس میں اپنے جذبات کو اس کی نرماہٹوں پر گوندھ رہا ہو۔

وہ ایک لمحے کے لیے رک کر "ماہی" کی آنکھوں میں گہرائی سے جھانکتے ہوئے اپنے ہاتھوں کے لمس کی حرارت کو دیکھ رہا تھا۔

اس کی شرم و حیا سے لبریز آنکھوں میں غور سے دیکھتے ہوئے "احمر" نے مسکرا

اس کی شرم و حیا سے لبریز آنکھوں میں غور سے دیکھتے ہوئے "احمر" نے مسکرا کر اسے اپنی مضبوط باہوں کی قربت میں مزید سمیٹ لیا۔

"ماہی" کا دل سو کی سپیڈ سے دھک دھک کرتا ہوا تیز ترین رفتار سے دھڑک رہا تھا۔وہ "احمر" کے ہر لمس میں اس کی محبت کی شدت محسوس کر رہی تھی۔

اس کے بھاری ہاتھ کا ٹھنڈا لمس "ماہی" کی رعنائیوں پر ایک نیا احساس چھوڑ رہا

Zoya Ali Shah Novels

تھا۔

جیسے وہ اس لمحے کو اپنی محبت کی شدت سے ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں قید کر رہا ہو۔

اس کے ہر لمس و حرکت میں بے پناہ جذبہ تھا، جیسے وقت تھم گیا تھا۔دونوں اس خوبصورت جذباتوں سے چور لمحے میں مکمل طور پر ایک دوسرے میں سمٹ رہے تھے۔

"ماہی" کی آنکھوں میں اضطراب اور محبت کا حسین امتزاج تھا، اور وہ محسوس کر

رہی تھی کہ اس لمحے میں ایسا کچھ تھا جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔

"احمر" کے دل میں ایک نرم سی فکر تھی، اور "ماہی" کے وجود کی ہر لرزش اس کی حساسیت کو مزید بڑھا رہی تھی۔

وہ اپنی محبت میں ڈوبتا ہوا کمزور لمحوں کی زد میں تھا، مگر "ماہی" کو ٹھنڈا لگ جائے گی، یہ فکر اس کے دماغ میں برابر موجود تھی۔

لباس بڑی محبت کے ساتھ تبدیل کرتے ہوئے وہ اپنے ہاتھوں کو چھوٹی موٹی بے باکیاں کرنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔

اس کا یہ عمل "ماہی" کے لیے کڑا امتحان بنا ہوا تھا۔"احمر" کی نظروں اور ہاتھوں کی حرارت اس کے پورے وجود کو جلا رہی تھی۔

لباس چینج کروانے کے چھوٹے سے عمل میں اس کی محبت کی شدت صاف جھلک رہی تھی۔

Zoya Ali Shah Novels

اس کی قربت میں "ماہی" کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی چھوٹی سی دنیا محفوظ اور مکمل ہو گئی ہو۔

شوہر کی محبت میں لباس چینج کرتے ہوئے ایک لمحے کے لیے بھی "ماہی" نے خود کو غیر محفوظ محسوس نہیں کیا۔

"احمر" کی قربت اس کے ٹھنڈے وجود کو حرارت اور گرماہٹ بخش رہی

تھی۔

یہ لمحہ، یہ قربت، یہ محبت، ہر چیز میں ایک گہری خاموشی تھی، جیسے وقت کا دھارا تھم سا گیا ہو۔دونوں کی سانسیں ایک ساتھ چل رہی تھیں، جیسے ہر دھڑکن میں ایک نیا جذبہ جنم لے رہا ہو۔ "ماہی" کی آنکھوں میں محبت کی بے پناہ شدت تھی، اور "احمر" کی قربت میں وہ خود کو مکمل محسوس کر رہی تھی، جیسے دنیا کی ساری تکالیف ایک پل میں مٹ گئی ہوں۔ یہ لمحہ حقیقت بن کر

دونوں کی روحوں میں بس گیا تھا۔

بڑی محبت سے "احمر" نے "ماہی" کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھایا اور اس کے جسم کو اپنے جسم سے چھو کر نرم قدموں سے بیڈ تک لے آیا، جیسے ہر لمحہ وہ اسے اپنی محبت میں اور زیادہ سمیٹنا چاہتا ہو۔

سلگتے ہوئے محبت بھرے جذبات "احمر" کو بے چین کر رہے تھے۔ وہ اپنے اندر بڑھتی ہوئی شدت کو محسوس کر رہا تھا جیسے جیسے وہ "ماہی" کے قریب آ رہا تھا

Zoya Ali Shah Novels

بڑھتی ہوئی شدت کو محسوس کر رہا تھا، جیسے جیسے وہ "ماہی" کے قریب آ رہا تھا اس کی تمام تر خواہشیں بے قابو ہو رہی تھیں۔

اس کے مخملی گورے بازو پر لب رکھتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑا تھا، چھوٹا سا لمس "ماہی" کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑا گیا۔

یہ خوبصورت حسین لمحہ اتنا حقیقت سے بھرا تھا کہ "ماہی" نے اپنے پورے وجود میں "احمر" کی محبت کو محسوس کیا، جیسے اس کے لبوں کا لمس اس کے دل کی گہرائیوں تک پہنچ رہا

10:26 77%

ہو۔

"ماہی" کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں، اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ خود کو "احمر" کے اور بھی قریب محسوس کر رہی تھی۔ اس کا دل اپنے ہی بس میں نہیں تھا۔

"احمر" نے مسکراتے ہوئے اس کی دھڑکنوں کے اتار چڑھاؤ کو خماردار آنکھوں سے دیکھا، جیسے ہر لمحہ "ماہی" کی بے چینی اور محبت کی شدت کو اپنی روح میں محسوس کر رہا ہو

10:27 77%

محسوس کر رہا ہو۔

اس کی نظریں گہری تھیں، اور وہ "ماہی" کی ہر حرکت کو بخوبی سمجھ رہا تھا، وقت تھم سا گیا تھا۔

وہ پوری شدت سے اس کی مخملی گردن پر جھک گیا تھا۔ارمانوں سے سلگتے لب مخملی گردن پر رکھے محبت کی شدت سے چور نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے، جیسے وہ "ماہی" کو کسی اور ہی دنیا میں لے جا رہا ہو۔

"ماہی" گہری سانسیں لیتے ہوئے سسک رہی تھی، جیسے ہر سانس میں اس کی بے

Zoya Ali Shah Novels

چینی اور محبت کی شدت مزید بڑھ رہی ہو۔

"احمر" کی قربت میں وہ خود کو مکمل طور پر گم محسوس کر رہی تھی۔
اس کے دل کی ہر دھڑکن "احمر" کی موجودگی میں بے قابو ہو ہو رہی تھی۔

"احمر" نے اس کی حالت کو سمجھتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے اور بھی قریب کر لیا۔وہ کروٹ لیٹتے ہوئے اس کے اوپر آ چکا

"ماہی" کو اپنی مضبوط باہوں کے گھیرے میں قصے ہوئے سینے سے لگا کر اس کے چہرے کو بے تحاشہ چوم رہا تھا۔

اپنے سینے میں کسے جیسے اس کی ہر بے قراری کو اپنی آغوش میں سمیٹ کر اس کے دل کی دھڑکنوں کو اپنی دھڑکنوں سے ہم آہنگ کرنا چاہ رہا ہو۔

"ماہی" نے اپنی آنکھیں بند کر کے اس کی قربت میں خود کو مکمل طور پر گم

پایا، جیسے وہ اس لمحے میں دنیا سے بے خبر ہو گئی ہو۔
نرماہٹوں پر "احمر" کے مضبوط سینے کا دباؤ محسوس کرتے اس نے گہری سسکی کے ساتھ اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لیں۔

وہ اس لمحے میں مکمل طور پر "احمر" کی قربت میں سمٹی ہوئی تھی۔
مضبوط ہاتھوں کا ہر لمس اس کے دل کی گہرائیوں میں ایک نئی تڑپ جگا رہا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

"احمر" اسے اپنی آخری حدوں تک قریب کر چکا تھا۔
"ماہی" کی بے بس دھڑکنوں کی رفتار میں اضافہ محسوس کرتے ہوئے، وہ جانتا تھا کہ یہ لمحہ اس کی جان کے لیے بہت مشکل ہے۔

وہ تکیے کے دونوں کونوں کو ہاتھوں میں دبائے ہوئے، اکھڑی ہوئی تیز تیز سانسیں لے رہی

تھی۔

ہر سانس کے ساتھ اس کی بے چینی اور جذبات کی شدت بڑھتی جا رہی تھی، جیسے وہ اپنی تمام تر کیفیات کو "احمر" کی قربت میں جذب کرنا چاہتی ہو۔

اس کے جسم کی لرزش، اس کی دل کی گہرائیوں میں ایک نئی تڑپ پیدا کر رہی تھی، اور "احمر" کی نظریں اس کی حالت کو بخوبی سمجھ رہی تھیں۔

اس کی انگاروں کی طرح جلاتی ہوئی قربت کی شدت میں پل پل تڑپتی ہوئی ماہی کو دیکھتے ہوئے "احمر" کی خماری میں ڈوبی ہوئی مسکراہٹ بہت جاذبِ نظر لگ رہی تھی، جیسے وہ جانتا ہو کہ اس کی ہر حرکت، ہر لمس، "ماہی" کے دل میں جذباتوں کے طوفان پیدا کر رہا ہے۔

پورے روم میں "ماہی" کی سسکیاں اور "احمر" کی تیز سانسوں کی دھن گونج رہی تھی، جیسے محبت کا ہر لمحہ ان کی روح میں جا کر بس رہا ہو۔

Zoya Ali Shah Novels

خوبصورت جاذبِ نظر نائٹی کب سے فرش کی نظر ہو چکی تھی۔

مضبوط بازوؤں میں سمیٹے ہوئے، مخملی کمبل میں دونوں وجود ایک ہو چکے تھے۔ دونوں کی قربت میں ایک ایسی شدت تھی کہ ہر گزرتا لمحہ قربت کی شدت کو اور بڑھا رہا تھا۔"احمر" کی نظریں "ماہی" کی خوبصورت رعنائیوں پر خماریاں بکھیر رہی

تھیں۔

"ماہی" کی بے قراری اس لمحے کو مزید شدت دے رہی تھی۔محبت بھرے لمحوں میں "ماہی" "احمر" کے جذباتوں میں اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔
محبت کا یہ لمحہ اپنے اختتام پر پہنچ رہا تھا، لیکن ان کے دلوں میں یہ لمحہ ہمیشہ کے لیے باقی رہنے والا تھا۔

شدتوں سے ٹوٹ کر، "ماہی" "احمر" کے بازوؤں میں گہری نیند میں جا چکی تھی۔ "احمر" پر سکون ہو کر، اسے اپنی باہوں میں سمیٹے ہوئے لیٹا تھا، اور اس کا خوبصورت معصوم چہرہ دیکھتے ہوئے، جیسے وہ لمحہ ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں قید کرنا چاہتا ہو۔

کسی نے سچ ہی کہا ہے۔
شوہر کی قربت میں یہ احساسِ سکون ہے۔

Zoya Ali Shah Novels

جیسے ہر درد و غم کی گزر چکی ہو دُھند۔

○○○○○○○○○○○

"رومان شاہ" اور اس کی چھوٹی سی فیملی عبادت مکمل کرنے کے بعد سعودی عرب سے سیدھا تھائی لینڈ پہنچ گئے تھے۔

"رائم" کے چہرے پر ایک خاص چمک تھی، کیونکہ تھائی لینڈ کی سیر ہمیشہ سے اس کی خواہش رہی تھی۔"رومان شاہ" نے اپنے بیٹے کی اس خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے سعودی عربیہ کے بعد تھائی لینڈ سے اپنے ورلڈ ٹور کا سفر شروع

کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

ایئرپورٹ پر قدم رکھتے ہی "رائمہ" کی آنکھوں میں بے پناہ جوش تھا، وہ اپنے خوابوں کی تکمیل کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ بہت پرجوش تھا۔

اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں اپنے خوابوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ جگمگا رہی تھی۔

"رومان شاہ" "رائمہ" کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔وہ ساتھ چلتے ہوئے محبت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔"رومان شاہ" کی نظریں اس کے چہرے کی مسکراہٹ پر تھیں۔ "رائمہ" کی بے ایکسائٹمنٹ میں اس کی خوشی نظر

کے چہرے کی مسکراہٹ پر تھی۔"رائم" کی ہر ایکٹیوٹی میں اس کی خوشی نظر آرہی تھی۔

اس کی خوشی "رومان شاہ" کو سکون دے رہی تھی۔ایک باپ کے لیے بہت بڑی اچیومنٹ ہوتی ہے جب اس کا بچہ خوش ہوتا ہے۔

وہ ہوٹل روم میں پہنچ چکا تھا۔ہوٹل کے کمرے میں پہنچتے ہی "رائم" نے جلدی سے کھڑکی کھول دی۔وہ کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ کر ایسے خوش ہو رہا تھا

Zoya Ali Shah Novels

جیسے پوری دنیا سمٹ کر اس کے ہاتھوں میں آگئی ہو۔
وہاں کی رنگین روشنی، بلند عمارتیں اور شاپنگ مالز، سب کچھ ایک نئی دنیا کی طرح لگ رہا تھا۔

"بابا، یہ سب ویسا ہی ہے جیسا میں نے ٹی وی پر دیکھا تھا!"
وہ خوشی سے اپنے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

10:33 79%

"یہ تو صرف شروعات ہے۔"
"ابھی تو ٹی وی جیسا اور بہت کچھ دیکھنا باقی ہے۔"
"رومان شاہ" نے مسکراتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ رکھ کر بال بکھیر دیے تھے۔

یہ لمحہ ایک باپ اور اسکی محبت اور بیٹے کی خوشی کی عکاسی کر رہا تھا۔"شاہ" خود بھی بہت خوش تھا،آج اس نے اپنے بیٹے کی خواہشات کو حقیقت کا روپ دے

10:33 79%

کر اپنے بیٹے کی بہت بڑی حسرت کو پورا کیا تھا۔

روم کے اندر ہی ایک چھوٹا سا روم "رائمہ" کے لیے بھی بک کروایا گیا تھا۔یہ روم خاص طور پر کپل اور ان کے ساتھ آنے والے بچوں کے لیے نہایت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

"رائمہ"، تم اپنے روم میں جا کر آرام کرو۔"

Zoya Ali Shah Novels

"ابھی ہم سب بہت تھکے ہوئے ہیں، اس لیے آرام کریں گے۔ صبح میں تم سب کو گھمانے کے لیے لے کر جاؤں گا۔"

"شاہ"، "رائم" ہمارے ساتھ سوئے گا۔میں اسے الگ روم میں نہیں جانے دوں گی!"
"میرب" یہ سن کر گھبرا اٹھی تھی کہ "رائم" کسی الگ روم میں سونے والا

10:34 79%

ہے۔

"تمہارے بیٹے کو جہاد کے لیے نہیں بھیج رہا، جو اتنا تڑپ اٹھی ہو۔"
"روم کے اندر ہی روم ہے، تمہارا بیٹا بالکل سیف ہے!"
اس کی شدید گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے، "رومان شاہ" نے گھور کر "میرب" کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"رومان شاہ" نے اپنی "جانِ شاہ" پر پورے ایک سال سے محبت کی بارش نہیں برسائی تھی۔

وہ ایک سال تک پیرالائز تھی، "شاہ" نے اس کے ٹھیک ہونے کا پورا ایک سال تک انتظار کیا تھا اس سے بڑا ایک مرد کا صبر کیا ہوگا۔

جب "میرب" پوری طرح سے صحت یاب ہوئی تو "شاہ" اسے عمرے کے لیے سیدھا سعودی عرب لے کے آیا۔وہاں مقدس مقامات پر رومینٹک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا،یہ ایک ناپسندیدہ عمل تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

10:35 80%

اب موقع بھی تھا اور دستور بھی۔
"شاہ" "میرب" کی قربت کے لیے بہت بے تاب تھا لیکن "میرب" تھی کہ اسے اپنے بیٹے کو دور نہیں بھیجنا تھا۔ایسے میں "رومان شاہ" مجبوراً کو آنکھیں دکھانی پڑی تھیں ورنہ "میرب" کے لیے آج کل "شاہ" بہت زیادہ سوفٹ ہو چکا تھا، اتنا سوفٹ پن تو اس کے نیچر میں شامل ہی نہیں تھا۔"میرب" کو کھو کر "شاہ" نے دوبارہ پایا تھا نرم ہونے کی وجہ یہی تھی۔

"لیکن "شاہ"، اگر "رائمہ" ہمارے ساتھ سو جائے تو اس میں کیا پرابلم ہے؟"

"پرابلم تمہیں ابھی سمجھاتا ہوں، تھوڑا صبر رکھو، اور "رائمہ" بیٹا، تم جا کر آرام کرو۔"

"شاہ" کو "میرب" پر سچ میں غصہ آ رہا تھا۔ وہ اس وقت "میرب" کو اپنی دسترس میں لینے کو بے تاب تھا، لیکن "میرب" کو ذرا بھی اس بات کی فکر نہیں تھی۔ "میرب" کو اس بات کی اب سزا ملنے والی تھی جس سے وہ بے خبر

تھی۔وہ "رومان شاہ" تھا جو اپنے جذبات پر تب تک قابو رکھتا تھا جب تک اس کا دل اس بات پر آمادہ ہوتا تھا۔

"شاہ" کی مرضی سے زیادہ اس کے جذبات پر صبر کرنے کا قائل اسے کوئی نہیں کر سکتا تھا۔
یہ بات اس کی "جانِ شاہ" بہت اچھی طرح سے جانتی تھی، مگر لمبے عرصے کے پیار اور محبت نے "میرب" کو بگاڑ دیا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

10:36 80%

"بابا، میں آپ کے ساتھ سوؤں گا۔"
"رائمؔ" نے ضدی انداز میں کہا۔

"Alright, go to sleep and get ready for the return tomorrow. I’m not taking you

anywhere."

("ٹھیک ہے، سو جاؤ اور کل واپسی کی تیاری رکھنا۔ میں آپ لوگوں کو کہیں نہیں گھمانے والا۔")

"No, Baba, I will go to my room and sleep. I was just joking with you."

("نہیں بابا میں اپنے روم میں جا کر سوؤں گا میں تو آپ سے مذاق کر رہا تھا۔")

"مگر بیٹا، میں تمہارا باپ ہوں، اور میں بالکل مذاق نہیں کر رہا۔ اگر تم اور تمہاری ماں نے مل کر میرے موڈ کی ایسی تیسی کی اور میرا کہا نہ مانا، تو پھر مجھ سے بھی رعایت کی توقع نہ رکھنا۔"

"رومان شاہ" نے اپنے چہرے پر سنجیدگی کی ایک لکیریں لاتے ہوئے ایک آئی برو اٹھایا۔

وہ اپنے بیٹے اور پیاری بیوی کو ایک گہری وارننگ دے رہا تھا۔ اس کا انداز سخت، مضبوط تھا۔"رومان شاہ" کا یہ انداز بہت دنوں بعد "میرب" کو دیکھنے کو ملا

Zoya Ali Shah Novels

تھا۔

ایک طرف وہ محبت سے بات کر رہا تھا، دوسری طرف وہ بالکل واضح تھا کہ وہ اپنے فیصلوں میں کسی قسم کی سرکشی برداشت نہیں کرے گا۔

اس کے الفاظ میں ایک ایسی شدت تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جو کہہ رہا ہے، وہ اسے پورا کرنے کے لیے تیار

ہے۔

آج "میرب" کے "شاہ" کا انداز وہی تھا جس سے "میرب" کی جان جاتی تھی۔
وہ جتنا مرضی لاڈلی ہو جائے، مگر "رومان شاہ" کے اس انداز سے "میرب" آج بھی گھبراتی تھی۔

"رائم" تو رفو چکر ہو کر اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے جا چکا تھا۔"رائم" کے اپنے روم میں جاتے ہی، "رومان شاہ" نے روم کو لاک کر دیا تھا تاکہ وہ مکمل طور پر محفوظ رہے۔"رائم" کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے، اس کے

روم میں کیمرے نصب کیے گئے تھے جو "رومان شاہ" کے فون سے جڑے ہوئے تھے۔ ان کیمروں کا کنیکشن روم میں موجود ایل سی ڈی اسکرین سے بھی منسلک تھا۔ "رومان شاہ" اپنے بیٹے کے ہر عمل پر نظر رکھتا تھا، کیونکہ وہ اس کی حفاظت کے حوالے سے انتہائی محتاط تھا۔

"شاہ"، آپ ناراض ہو گئے ہیں؟"

"میرب" کے پوچھنے پر "رومان شاہ" کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

"شاہ" غصے سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے، پاؤں کو مسلسل ہلاتے ہوئے موبائل استعمال کر رہا تھا۔

وہ تھائی لینڈ کے ایک خوبصورت ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا تھا مگر اس وقت اس کے اندر کا غصہ اسے اس ماحول سے بے خبر کیے ہوئے تھا۔

"شاہ" ہلکے براؤن کلر کے صوفے پہ غیر آرام دہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ "شاہ" کا چہرہ غصے سے لال تھا اور موبائل کی اسکرین پہ نظریں گاڑے ہوئے ایسے لگ رہا تھا جیسے "میرب" کو نظر انداز کیا جا رہا

ہو۔

"رومان شاہ" کا چہرہ سنجیدہ تھا، آنکھوں میں ایک گہری سرخی اتر چکی تھی،جو اس کے غصے کا اظہار کر رہی تھی۔اس کا انداز بالکل اٹل تھا، جیسے اس کی تمام توجہ صرف اپنے غصے پر مرکوز ہو۔

خوبصورت "شاہ" کے چہرے پر غصہ ہمیشہ کی طرح جان لیوا لگ رہا تھا۔ ہائے، اس شخص کا ایٹیٹیوڈ اور غصہ اس قدر جان لیوا تھا کہ دیکھنے والا اس پر فدا

اس شخص کا ایٹیٹیوڈ اور غصہ اس قدر جان لیوا تھا کہ دیکھنے والا اس پر فدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔یہ دنیا کا شاید واحد شخص ہوگا جو غصے میں اور بھی زیادہ خوبصورت اور جاذبِ نظر لگتا تھا۔"میرب" اپنے "شاہ" کو دیکھ کر سوچے بنا نہیں رہ سکی تھی وہ دل میں سوچتے ہوئے خوش ہو رہی تھی کہ اس کا "شاہ" اتنا خوبصورت ہے۔

"شاہ"، پلیز میری بات کا جواب تو دیں،کیا آپ ناراض ہیں؟"

Zoya Ali Shah Novels

"میرب" نے ہچکچاتے ہوئے اپنی بات دہرائی تھی۔

"کیا اب میرے دل کی بات تمہیں الفاظوں میں سمجھانی پڑے گی؟"
"شاہ" جھٹکے سے اپنی جہاں سے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔
"میرب" کی کلائی کو پکڑ کر، گھماتے ہوئے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگا لیا۔"میرب" "شاہ" کہ اس عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔
"میرب" کا سانس گھٹنے لگا تھا، جیسے اس کی سانسیں تھم سی گئی ہوں۔ ایک مدت

بعد، "شاہ" کا یہ روپ "میرب" نے دوبارہ دیکھا تھا، اور اس کی دل کی دھڑکنیں "شاہ" کے وجود کے لمس سے بے قابو ہو گئی تھیں۔

"بولو، جواب دو "میرب"! کیا تمہیں میرے بے قابو جذبات دکھائی نہیں دیتے، یا تم اپنے "شاہ" کے جذباتوں سے غافل ہو چکی ہو؟"

"شاہ" کی آواز میں تلخی اور تپش تھی، جیسے وہ اپنی بے چینی اور غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میرب" کی آنکھوں میں اضطراب اور ہلکا سا خوف تھا، جیسے وہ نہ جانے کس گہری حقیقت کا سامنا کر رہی ہو۔

"شاہ"، میں آپ کو غصہ تو نہیں دلانا چاہتی تھی، بس میں تو یہ چاہتی تھی کہ "رائم" ہمارے ساتھ، ہمارے روم میں سوئے۔"
"آپ جانتے ہیں، میں اس کے لیے فکر مند ہوں۔"
"میرب" نے یہ الفاظ اٹک اٹک کر کہے تھے، اس کی آواز میں ایک انجانی سی

Zoya Ali Shah Novels

10:42 82%

لرزش تھی، جیسے وہ اپنے دل کی بات کہنے سے ڈر رہی ہو، مگر پھر بھی دل کی گہرائی سے وہ بات نکل کر اس کے ہونٹوں تک پہنچ گئی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں "رائم" کے لیے فکر مند نہیں ہوں؟"
"کیا میں اسے کہیں بے پرواہ ہو کر چھوڑ دوں گا؟"
" جانتا ہوں کہ تم مجھ پر بھروسہ نہیں کرتی۔جانتا ہوں کہ تمہیں لگتا ہے کہ "رائم" کی فکر تم مجھ سے زیادہ کرتی ہو۔یہ بھی جانتا ہوں کہ "رائم" ایک بار

10:42 82%

پہلے میری وجہ سے تم سے دور ہو چکا ہے اور یہی بات میرے اندر بوجھ بن کر بیٹھ گئی ہے۔میں کبھی اس وقت کو نہ بھولا ہوں نہ بھولوں گا۔"
"یہ بھی جانتا ہوں کہ شاید تمہیں کہیں لگتا ہے کہ تمہارا "شاہ" اب اس لائق نہیں رہا کہ تم دونوں کی حفاظت کر سکے۔"

"شاہ" کی آواز میں غصے کے ساتھ دکھ اور جذباتوں کی تپش کو صاف محسوس کیا جا سکتا تھا۔

10:43 82%

اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جیسے وہ اپنی نیت اور جذبات کو الفاظ میں نہیں ڈھال پا رہا ہو۔اس کے لہجے میں ماضی کا دکھ تھا، جیسے وہ جانتا ہو کہ کبھی اس کے فیصلوں کی وجہ سے "رائم" کو مشکل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔گزرے ہوئے وقت کو وہ بے اختیار محسوس کر رہا تھا۔

بات کرتے ہوئے "شاہ" کی گرم سانسیں "میرب" کی مخملی گردن کو جھلسا رہی تھیں۔

Zoya Ali Shah Novels

10:43 82%

گرم سانسوں کی شدت انگاروں کی طرح "میرب" کی گردن پر بکھر رہی تھی،
جیسے ہر سانس اس کے غصے اور جذباتوں کو ظاہر کر رہی تھی۔
اس کی گردن پر اس کی سانسوں کا لمس ایک جنونی لہر کی طرح گزر رہا
تھا،"میرب" کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا "شاہ" ایک مدت کے بعد بے قابو
ہو رہا ہے۔ہر لمحہ اس کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔

"میرب" آنکھیں بند کر کے اپنے "شاہ" کی جنونیت کو محسوس کر رہی تھی۔اس

وقت "شاہ" کو صرف "میرب" کی قربت ہی پر سکون کر سکتی تھی اور یہ بات "میرب" سے زیادہ اچھی طرح اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔اس وقت کوئی دلیل، کوئی وضاحت "رومان شاہ" کو پر سکون کرنے میں کارآمد ثابت نہیں ہو سکتی تھی۔ "میرب" مکمل طور پر خاموش ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔

"شاہ" ٹھوڑی "میرب" کے کندھے پر ٹکائے اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھے، سختی سے اسے اپنی گرفت میں لیے کھڑا تھا۔"میرب" کو اپنی جگہ سے

10:45 83%

ملنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔

"شاہ" اپنا سخت بیرڈ والا گال "میرب" کے نرم مخملی گال سے رگڑتے ہوئے سخت چبھن محسوس کرواتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"شاہ" "میرب" پر اپنے جذباتوں کو نہ سمجھنے کا غصہ نکالنا چاہتا تھا، مگر "میرب" کی قربت اور اس کا اتنا قریب ہونا "شاہ" کے جنونی ارادوں کو ناکام بنا رہا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

"شاہ" کی آنکھوں میں ایک بے قابو خواہش تھی، جو ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"جواب دو گی یا اپنی شدتوں سے تمہاری جان نکالوں؟"
"شاہ" نے ایک پیار بھری دھمکی دیتے ہوئے "میرب" کا رخ اپنی جانب کیا۔
وہ آنکھیں بند کیے خاموش کھڑی تھی، وہ "شاہ" کے ہر لمس کو اپنے اندر گہرائی سے اتار رہی تھی۔"شاہ" کے ہر لمس سے اس کے وجود میں ایک نئی تڑپ اور خواہش جاگ رہی

10:45 83%

تھی۔

اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہی بے اختیار "شاہ" کے الفاظ گلے میں ہی دم توڑ گئے۔"میرب" کی نرمی سے بھرپور پنکھڑیاں "شاہ" کے لبوں کے بالکل سامنے تھیں۔

"رومان شاہ" اس سے زیادہ خود پر کنڑول نہیں رکھ سکتا تھا۔"میرب" کا اتنا

10:46 83%

قریب ہونا اور "شاہ" خود کو سنبھال لے، ایسا تو کسی کتاب میں نہیں لکھا تھا۔
اپنی جان کی قربت ایک مدت بعد اسے نصیب ہوئی تھی۔

"میرب" کے پاس رہ کر بھی "رومان شاہ" نے اپنے دائرہ اور حدود خود مقرر کی تھیں۔آسان نہیں ہوتا اپنی شریکِ حیات جس پر آپ کو ہر اختیار حاصل ہو اس کے پاس رہ کر بھی دور رہنا۔

Zoya Ali Shah Novels

مگر اس شہزادے نے عشق اور محبت کی ایک نئی داستان لکھ دی تھی۔اس عاشق نے اپنی بیوی کے تندرست اور صحت مند ہونے کا پورا انتظار کیا تھا۔

پوری دنیا سے الگ تھا "رومان شاہ" کا عشق۔اس کی محبت میں جنون بھی ہے اور بے پناہ عزت بھی،"رومان شاہ" کی دیوانگی میں عشق کی جلا دینے والی تپش بھی موجود تھی اور عشق میں پاگل کر دینے والا جنون بھی تھا۔
نرماہٹوں اور خوشبو سے بھری محبت کی نرمی بھی

10:46 83%

تھی۔

یہ سب چیزیں مل کر ہی تو "رومان شاہ" کے عشق کو سب سے منفرد اور الگ بناتی ہیں۔

اس کی محبت میں ہر جذبہ سچا اور بے تکلف ہے۔ ایک طرف شدت تھی، تو دوسری طرف احترام اور خلوص بھی تھا۔

اور یہی سب چیزیں تھیں جو "رومان شاہ" کے عشق کو دوسروں سے مختلف اور خاص بناتی تھیں۔

ایسے ہی تو نہیں زمانہ "رومان شاہ" کے عشق کی مثالیں دیتا ہے۔

"شاہ" کے اندر جذباتوں کا طوفان تھا، جیسے ہر رگ میں جنون کی لہر دوڑ رہی ہو۔اس لمحے میں وہ بے قابو ہو چکا تھا۔ "میرب" کی قربت نے اس کی عقل و شعور کو مغلوب کر لیا تھا۔

"جانِ شاہ" ہمیشہ سے اپنے "شاہ" کی کمزوری رہی تھی۔

دنیا کے سامنے زیر نہ ہونے والا "شاہ" ہمیشہ "میرب" کی محبت میں روئی کی

Zoya Ali Shah Novels

طرح نرم پڑ جاتا تھا۔"میرب" کے رخساروں پر بھاری اور مضبوط ہاتھ نرمی سے رکھتے ہوئے، "شاہ" نے "میرب" کی نمی سے بھرپور پنکھڑیوں پر پوری شدت سے جھک کر انہیں لبوں کی قید میں لے لیا۔

لبوں کی نمی کا ہر قطرہ پوری شدت سے حلق میں انڈیلتے ہوئے،وہ مدہوش ہو رہا تھا۔"میرب" کی گرم سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے ہوئے، خماریوں کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا

10:48 84%

تھا۔

اس لمحے میں وہ پوری طرح سے بے قابو تھا، جیسے دنیا کی ہر چیز محض اس ایک لمحے کے لیے موقوف ہو چکی ہو۔
"شاہ" کی شدت "میرب" کے ہونٹوں پر جلن کی صورت میں بکھرنے لگی تھی۔ محبت کی شدت اس قدر بڑھ چکی تھی کہ اس کے حلق میں خون کا ذائقہ گھلنے لگا۔

"شاہ" کا جنون اور "میرب" کے لیے بے پناہ محبت اس لمحے میں پوری شدت کے ساتھ ظاہر ہو رہی تھی۔

تڑپتی ہوئی گہری اور اُلجھی ہوئی سانسیں لیتا ہوا "شاہ" جذباتوں کی آخری حد تک پہنچ چکا تھا۔اس لمحے "شاہ" پر اس کے جذبات حاوی تھے۔"شاہ" کے جذبات بے قابو ہوتے ہوئے "میرب" پر بھاری پڑنے لگے تھے۔

"شاہ" کے حدت بھرے لبوں کی گرفت میں اسکی سانسیں گھٹ رہی تھیں، وہ

Zoya Ali Shah Novels

10:49 84%

ایک ایک سانس کے لیے مچل رہی تھی۔

وہ سانسوں کی روانی گھٹنے سے، "شاہ" کے کندھوں سے شرٹ کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے اپنی سانسوں کو "شاہ" کی سانسوں میں منتقل کر رہ تھی۔
یہ لمحہ اتنا شدت بھرا اور جذبات سے لبریز تھا کہ دونوں کی دنیا جیسے اس ایک وجود میں سمٹ رہی ہو، ہر شے ان کی بے قابو محبت کی گواہی دے رہی ہو۔

10:50 84%

"شاہ" نے "میرب" کو بچوں کی طرح کمر سے پکڑ کر اُٹھایا اور خود بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے اپنے سانسوں سے زیادہ قریب کر لیا۔

"میرب" ایک طرف ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی۔اس نے نرم بازو "شاہ" کے گلے میں باندھ رکھے تھے۔وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھی، جیسے وہ اس لمحے کی شدت کو مکمل طور پر اپنے اندر سمو رہی ہو۔

"شاہ" کے گرم ہونٹوں میں "میرب" کی مخملی پنکھڑیاں اب بھی قید تھیں، اور

10:50 84%

ہر لمس میں محبت کی نرم گونج اور جنون کی شدت محسوس ہو رہی تھی۔

"میرب" کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں، "شاہ" کی سانسوں کی گہری آواز نے اس لمحے کو اور بھی پُرکشش بنا دیا تھا۔

"شاہ" کے ہاتھوں کی محبت بھری سخت بے باکیاں "میرب" کو تڑپا رہی تھیں، "شاہ" کے ہر لمس میں ایک نیا جذباتی طوفان اُٹھ رہا تھا۔ "شاہ" کی مضبوط گرفت اور اس کی بے قابو محبت "میرب" کے جذباتوں میں طوفان برپا کر رہی تھ

Zoya Ali Shah Novels

"شاہ" نے "میرب" کو بیڈ پر نرمی سے لٹاتے ہوئے، محبت کی بے انتہا شدت سے ،اپنی چاہت کو شدتوں کی صورت میں اس پر برسا رہا تھا۔

"شاہ" کے ہر لمس، ہر حرکت میں ایک گہری تپش تھی، جیسے وہ اپنی محبت کا ہر

رنگ "میرب" پر پوری طرح سے بکھیر رہا تھا۔
اس کی محبت کی بارش میں ایک عجیب سی دلکشی اور شدت تھی جو "میرب" کی روح تک پہنچ رہی تھی۔

"شاہ" کی محبت کی تیز بارش میں "میرب" پوری طرح سے بھیگ چکی تھی، جیسے ہر لمحہ اس کی روح میں گہرائی تک جذب ہو رہا ہو۔

"شاہ" کی ہر شدت، ہر لمس میں ایک نئی گرمی اور بے خودی تھی، جو "میرب" کو اپنے اندر سموتی جا رہی تھی۔

وہ گہری سانسیں لیتی ہوئی، چادر کو مٹھیوں میں مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھی، جیسے دو جسم ایک جان ہو چکے تھے۔
"شاہ" کی دیوانگی اور محبت سے بھری شدتوں کو برداشت کرتی ہوئی "میرب" بکھر کر ڈالی کی طرح "شاہ" کے مضبوط سینے پہ سر رکھے سو چکی تھی۔

Zoya Ali Shah Novels

"شاہ" اسکے چہرے پر گہری محبت بھری نظریں مرکوز کیے اُسے اپنے مضبوط بازو میں کسے دیکھ رہا تھا۔

"جانِ شاہ"۔۔تو "رومان شاہ" دی جان ایں۔ میرے جسم دے وچ دوڑ دے ہوئے خون دی روانی نالوں زیادہ ضروری ایں۔"

"جے میرا وس چلے تینوں اپنے وجود دے اندر قید کر لواں۔جے میرا وس چلے نینوں ایک پل،ایک لمحے واسطے خود کولوں دور نہ ہون

10:52 85%

دیواں۔"

"میری محبت کدو عشق تو جنون بن گئی مینو خود نو نہیں پتہ۔اج میرے اندر توں ہی توں اے میرا کج نہیں۔"

"شاہ" مسکراتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

"میرب" کے ماتھے پر لب رکھ کر "شاہ" نے پیار بھرا لمس چھوڑا۔ ایک نرم مسکراہٹ "شاہ" کے چہرے پر بکھری ہوئی تھی، جو اسے جان لیوا حد تک جاذبِ

10:53 85%

نظر بنا رہی تھی۔

("شاہ" کی پنجابی والے الفاظوں کی تشریح:)

("جانِ شاہ"، تم میرے جسم میں دوڑتے ہوئے خون کی روانی سے بھی زیادہ ضروری ہو۔ اگر میرا بس چلے تو تمہیں اپنے وجود میں قید کر لوں۔ اگر میرا بس چلے تو تمہیں ایک پل، ایک لمحے کے لیے بھی خود سے دور نہ ہونے دوں۔
میری محبت کب عشق اور جنون میں بدل گئی، مجھے خود بھی نہیں پتہ۔ آج

Zoya Ali Shah Novels

میرے پورے وجود میں تم ہی تم ہو، میرا تو کچھ نہیں رہا۔")

oooooooooo

تھائی لینڈ کی شہر: فوکٹ

ہوٹل: The Shore at Katathani رات کا گہرا سناٹا تھا، ہوٹل کی لابی اور راہداریاں تقریباً خالی تھیں۔"شاہ" اور "میرب" اپنے کمرے میں میٹھی نیند سو رہے تھے۔

ہوٹل بیرونی منظر کچھ ایسا تھا کہ ہوٹل کی کچھ شیشے کی دیواروں سے سمندر کا

نظارہ صاف نظر آرہا تھا، مدھم مدھم سی روشنیوں میں ٹھنڈی ہوا کا ہلکا سا احساس ماحول کو پرسکون کر رہا تھا۔

خوشبو بھرے ماحول میں ہوٹل کی لابی کی کھڑکی سے ہلکی ہوا آ رہی تھی۔
"رومان شاہ" نے "میرب" کو اپنے مضبوط بازو میں سمیٹ رکھا تھا، جیسے دنیا کی ساری پریشانیاں دور ہو چکی ہوں۔

"شاہ" کی سانسیں "میرب" کو آغوش میں لیے پر سکون تھی۔ "میرب" کی نرم سانسیں "شاہ" کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھی۔ "میرب" "شاہ" کی گردن میں سر چھپائے گہری نیند سو رہی تھی۔

"میرب" کی گرم سانسوں کی آواز مسلسل "شاہ" کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

کمرے کی مدھم روشنی میں، سمندر کی لہروں کی آواز اور رات کی سکونت نے اس لمحے کو مکمل طور پر حقیقت میں ڈھال دیا تھا۔

اگر کوئی اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا تو بتاتا کہ یہ منظر کتنا خوبصورت

Zoya Ali Shah Novels

تھا جیسے ایک شہزادہ اپنی شہزادی کو باہوں میں لپیٹے میٹھی اور پاکیزہ نیند کے مزے لوٹ رہا ہو۔

لیکن اچانک سکون کی اس فضا کو ایک زور دار دستک نے توڑ دیا۔

""دھڑ! دھڑ! دھڑ!"

10:55 85%

"رومان شاہ" نے غصے سے کروٹ بدلی، اور نیند سے بھری آنکھوں کو مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا۔
دھاڑ دھاڑ کی آواز ایک بار پھر سے ماحول کو بیزار کر گئی۔

"کون ہے یار؟"
اس نے بےزاری سے بڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔

"میرب" نے نیند میں سرگوشی کی:
"دیکھ لیں، شاید کوئی ضروری کام سے آیا ہو اس لیے دروازہ زور زور سے بجا رہا ہے۔"

"You sleep peacefully, I'll handle it myself." Shah said, gently placing a kiss on Merab's cheek.

Zoya Ali Shah Novels

("تم آرام سے اپنی نیند پوری کرو، میں خود دیکھ لوں گا کون ہے،" "شاہ" نے پیار سے "میرب" کے گال پر لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے کہا۔)

"ہمم، پلیز جلدی آیئے گا۔"
"میرب" نے نرم آواز میں کہا، "شاہ" کے دور ہونے سے وہ نیند میں بے چین سی ہو رہی

تھی۔

"جی میری جان سو جاؤ ابھی آتا ہوں۔"
"شاہ" اسکے اوپر کمبل ڈالتے ہوئے پیار سے بولتے ہوئے مسکرا دیا۔

دوسرے ہی لمحے "رومان شاہ" نے غصے میں بھری سرخ آنکھوں کے ساتھ دروازہ کی جانب دیکھا۔شاہ کو اس وقت زہر لگ رہا تھا وہ شخص جو بھی دروازے

پر آ کر ان کی نیند میں خلل ڈال چکا تھا۔

"شاہ" نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے "علیزے"، ہاتھ پیٹ پر رکھے، درد سے کراہ رہا تھا۔ اس کی شکل دیکھ کر "رومان شاہ" کے غصے کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

"یہ آدھی رات کو کیا تماشا ہے؟"

"رومان شاہ" نے آہستہ آواز میں غراتے ہوئے ہوئے کہا۔

Zoya Ali Shah Novels

"اتنی رات کے وقت کیوں ہماری نیند خراب کر رہے ہو؟"

"شاہ" ، میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے۔ لگتا ہے تھائی لینڈ کی کھانے کی کوئی چیز برداشت نہیں ہوئی۔"
"علیزے" نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

"تو ہم ڈاکٹر ہیں کیا؟"
"جا کے کسی ڈاکٹر کو جگاؤ۔"
"رومان شاہ" نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
اسی لمحے "میرب" بھی خود کو بلینکٹ میں کور کرتے ہوئے دروازے پر آ گئی۔
"علیزے" کی حالت دیکھ کر وہ فکرمند ہو گئی تھی۔

"شاہ" یہ بیچارہ تکلیف میں ہے، اس پر غصہ نہ کریں۔"

"تم جا کر آرام سے لیٹ جاؤ۔"

"شاہ" کو اس وقت بالکل "میرب" کا دروازے تک آنا پسند نہیں آیا تھا بے شک اس نے خود کو ایسے کور کر رکھا تھا کہ اس کا ایک بال تک بھی نظر نہیں آ رہا تھا، مگر "شاہ" کو پھر بھی رات کے اس پہر کسی کے سامنے "میرب" کا آنا زہر لگ رہا تھا۔

"شاہ" پلیز اس کی ہیلپ کر دیں اس کو درد ہو رہا ہے۔"

شک اس نے خود کو ایسے کور کر رکھا تھا کہ اس کا ایک بال تک بھی نظر نہیں آ رہا تھا، مگر "شاہ" کو پھر بھی رات کے اس پہر کسی کے سامنے "میرب" کا آنا زہر لگ رہا تھا۔

"شاہ" پلیز اس کی ہیلپ کر دیں اس کو درد ہو رہا ہے۔"
رحم دل "میرب" اپنے "شاہ" سے التجا کر رہی تھی۔

Zoya Ali Sha

10:58 86%

"شاہ" پلیز اس کی ہیلپ کر دیں اس کو درد ہو رہا ہے۔"
رحم دل "میرب" اپنے "شاہ" سے التجا کر رہی تھی۔

"بیچارہ مائی فٹ۔"
"یہ رات کے وقت ہمیں جگانے کے لیے کوئی اور وقت نہیں ڈھونڈ سکتا تھا؟"
"رومان شاہ" نے اپنے پر سکون لمحوں میں خلل ڈالنے اور "میرب" کے اس

10:58 86%

حالت میں دروازے تک آنے سے غصے بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرب" بھابھی، میں بہت برا محسوس کر رہا ہوں۔ شاید میری آخری رات ہو۔"
"علیزے" نے درد سے کراہتے ہوئے کہا۔

"رومان شاہ" نے غصے سے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا۔

"بس کرو، اتنے ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تمہارا درد تمہاری شکل سے نظر آرہا ہے کہ تمہیں کتنا درد ہے، فکر نہ کرو تم ابھی بہت جیو گے لوگوں کو ذلیل کرنے کے لیے۔"

"رومان شاہ" کو اس وقت صرف "علیزے" پہ غصہ ہی آرہا تھا کیونکہ ہوٹل میں میڈیکل سٹاف موجود ہوتا ہے یہ بات "علیزے" بھی بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

"پلیز "شاہ" آپ دوا لائیں۔اگر ہم اس کو دوا دیں گے اور اس کو سکون آ جائے گا تو اللہ تعالی ہم سے کتنا خوش ہوں گے۔"

"میرب" نے "علیزے" کو کمرے میں آنے کا اشارہ دیا اور زبردستی "شاہ" کا بازو پکڑ کر روم میں لاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔

"میں اس کو دوا کیوں دوں۔میں کوئی تھائی میڈیکل سٹور

ہوں؟"

"رومان شاہ" نے غصے سے سرخ لال ہوئی آنکھوں سے "علیزے" کی جانب دیکھا۔اس وقت "علیزے" کو اپنے روم میں "شاہ" برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

"شاہ" آپ جتنا غصہ کر رہے ہیں، لگتا ہے آپ کے لیے بھی دوا لانی پڑے گی۔"

"علیزے" نے درد کے درمیان بھی شرارت سے زنانہ سا انداز اپنائے ہوئے

کہا۔

"چپ کر کے بیٹھو، ورنہ اٹھا کر کھڑکی سے نیچے پھینک دوں گا نیچے پہنچتے تک درد اور تم دونوں ہی ختم ہو جاؤ گے اور دوبارہ مجھے "شاہ" مت کہنا ورنہ حلق سے زبان کھینچ لوں گا۔"

"علیزے" نے چپ کرنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

"رومان شاہ" کا پارہ اس وقت بہت ہائی ہو رہا تھا اور کیوں نہ ہوتا ایک تو اس کی عزت، اس کی بیوی خود کو ناساز حالت میں کمبل میں لپیٹے ہوئے تھی جبکہ "میرب" کے ارد گرد کمبل اتنی اچھی طرح سے لپیٹا ہوا تھا کہ "علیزے" کو تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ "میرب" کس حالت میں ہے اور دوسری جانب

"علیزے" "میرب" کی بہت عزت کرتا تھا۔وہ "میرب" کی جانب غور سے نظر بھر کے دیکھ بھی نہیں رہا تھا مگر ان سب کے باوجود بھی "رومان شاہ" کو برداشت نہیں تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی اس حالت میں دیکھے۔اوپر سے اتنے

خوبصورت میٹھے لمحے "علیزے" کی وجہ سے ضائع ہو گئے تھے "رومان شاہ" کو غصہ نہ آتا تو اور کیا ہوتا۔

"شاہ" پلیز آپ علیزے پر غصہ نہ کریں وہ پہلے ہی درد سے کافی پریشان ہے۔"

"تم ایک بار اس کو جانے تو دو، اگر میں نے تمہیں بھی پریشان نہ کر دیا تو میرا نام بھی "رومان شاہ" نہیں۔"

"رومان شاہ" منہ میں بڑبڑایا تھا۔

"کیا آپ نے کچھ کہا؟"

"میں نے کہا اس کو دوا دو اور چلتا کرو۔ اگر اس کی طبیعت زیادہ ناساز ہے تو فون کر دیتا ہوں، ہسپتال میں جا کر بھرتی ہو جائے۔"

Zoya Ali Shah Novels

"اف اللہ! کیسی باتیں کر رہے ہیں؟"

"اللہ نہ کرے کہ "علیزے" کبھی ہسپتال میں بھرتی ہو۔"

"آپ آرام کریں، میں باہر جا کر دیکھتی ہوں کہ میڈیکل سٹاف میری ہیلپ کر سکتا ہے یا نہیں۔"
وہ ادا سے کہتا ہوا اٹھ کھڑا

تھا۔

"یہ کیا چیز ہے؟ کبھی یہ تھا بن جاتا ہے، کبھی تھی بن جاتی ہے۔ اس کا جینڈر کیا ہے؟ مجھے تو یہی سمجھ میں نہیں آتا۔"

"رومان شاہ" غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"علیزے" ادا سے دیکھتا ہوا روم سے جا چکا تھا۔

"شاہ" نے روم کا دروازہ لاک کر دیا تھا۔

"کیا "شاہ"، آپ نے "علیزے" کی مدد نہیں کی، مجھے بالکل اچھا نہیں لگا، وہ بیچارہ کتنی درد میں تھا۔"
"میرب" نے موڈ خراب کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس کی اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"
"رومان شاہ" نے پر سکون انداز میں کہا۔

Zoya Ali Shah Novels

"ہوٹل نے سٹاف کو ہر سہولت فراہم کی ہے، یہاں 24 گھنٹے علاج کی سہولت موجود ہے۔ اس وقت ہمارے روم میں آ کر ڈسٹرب کرنے کا کوئی تک نہیں بنتا تھا۔"

"شاہ" نے گہری نگاہوں سے "میرب" کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم صرف میری فکر کیا کرو۔ تمہارا اس طرح کسی اور کے لیے فکر مند ہونا

مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔"
"تمہاری فکر، تمہاری محبت، تمہاری رحم دلی سب کچھ مجھ پر لٹایا کرو۔میں اکلوتا حقدار ہوں تمہاری محبت کا اور تمہاری رحم دلی کا۔"

"رومان شاہ" کی نظروں میں وہی پرانی شدت اور جنون تھا، جو "میرب" کو ہمیشہ سے محسوس ہوتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک بے پناہ تسلط تھا، جیسے وہ کسی لمحے بھی اسے اپنے حصار میں لے سکتا تھا۔

11:03 88%

"میرب" نے بے ساختہ "شاہ" کی طرف نظریں اٹھائیں۔اس کے دل میں یہ وہم تھا کہ ایک بیٹے کا باپ بن کر اور اس کی طویل بیماری کے بعد وہ بدل چکا ہے لیکن آج اسے "رومان شاہ" میں وہ پہلے والی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی۔

اس کا سارا بھرم ٹوٹ چکا تھا۔ وہی پرانی محبت، وہی پرانی شدت، وہی "رومان شاہ"، جو کبھی نہیں بدلے گا۔

Zoya Ali Shah Novels

"یہ شکل کے زاویے بعد میں بگاڑ لینا، پہلے اِدھر آؤ، اپنی ہمدردی اور محبت مجھ پہ لٹاؤ۔"

"رومان شاہ" نے "میرب" کو مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پہ پیار سے پٹختے ہوئے خماری سے بھری آنکھوں سے دیکھا تھا۔

اس کی آنکھوں میں ایک ایسی شدت تھی کہ "میرب" کو ایک لمحے کے لیے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئیں، "شاہ" کی نظروں میں اترتی ہوئی خماری کی

11:04 88%

لالیاں اور "شاہ" کے تیور صاف بتا رہے تھے کہ وہ اس لمحے میں کیا چاہتا ہے۔
"شاہ" ایک بار پھر سے جذباتوں کے گہرے جذبے میں ڈوب چکا تھا۔

"شاہ"، جو آپ چاہتے ہیں، ایسا کچھ نہیں ہونے والا، مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔" "شاہ" کے بگڑتے ہوئے تیور دیکھ کر "میرب" سمجھ گئی تھی کہ کچھ ہی لمحوں میں "شاہ" اس کی جان عذاب بنانے والا ہے۔

"میرب" نے تھکے ہوئے لہجے میں کمبل کھینچ کر اپنے اوپر اوڑھتے ہوئے ایسے

"میرب" نے تھکے ہوئے لہجے میں کمبل کھینچ کر اپنے اوپر اوڑھتے ہوئے ایسے کہا جیسے وہ نیند سے مری جا رہی ہو۔جبکہ ایسا بالکل نہیں تھا "علیزے" کی فکر کرتے ہوئے اس کی نیند تو اڑ چکی تھی مگر اپنے "شاہ" پر وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اس کی نیند پوری ہو چکی ہے مگر "رومان شاہ" کو بے وقوف بنانا آسان نہیں تھا، وہ "میرب" کی رگ رگ سے واقف تھا کہ "میرب" سونے کی کتنی اچھی ایکٹنگ کر سکتی ہے۔

Zoya Ali Shah Novels

"شاہ" نے کمبل کو تھوڑی سی چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے "میرب" کے چہرے سے کھینچ کر اتار دیا تھا۔"شاہ" کی اشتعال بھری نظریں "میرب" کے وجود کے آر پار ہو رہی تھیں،"شاہ" کی نظروں کی حرارت "میرب" کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑا رہی تھی۔

"تمہاری نیند کا بہانہ کچھ زیادہ نہیں ہو رہا؟"

"شاہ" نے خماری سے دیکھتے ہوئے نرم مگر پُر شدت لہجے میں

کہا۔

"شاہ" کی آنکھوں میں ایک ایسی کشش تھی کہ "میرب" کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی۔
وہ جانتی تھی کہ "رومان شاہ" کبھی بھی اپنی محبت اور رومینس کی شدت میں کمی نہیں آنے دیتا۔"شاہ" کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی "میرب" ابھی تک خود کو سنبھال نہیں پائی تھی کہ سخت جان "شاہ" اپنی شدتوں کا طوفان لیے "میرب" کی طرف بڑھ رہا تھا

کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"میرب" میں اس وقت سچ میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک بار پھر سے "شاہ" کی محبت بھری جان لیوا شدتوں کو برداشت کرے، ایک مدت ہو گئی تھی "رومان شاہ" کی کیئرنگ اور محبت کو دیکھتے ہوئے "میرب" سے شدتیں برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ "شاہ" کی قربت میں وہ اپنی ساری مضبوطی کھو دے گی،اس کا

دل چاہتا تھا کہ یہ لمحے بس یونہی رکے رہیں۔ وہ "شاہ" کی محبت میں مکمل طور پر ڈوب جانا چاہتی تھی مگر "شاہ" کی محبت، "شاہ" کی چاہتوں اور شدتوں اور جذباتوں کے رنگ بہت گہرے تھے۔

"شاہ"، میرے خیال سے رات کے اس وقت نیند کا بہانہ نہیں کیا جاتا، بچ میں لوگوں کو نیند آ رہی ہوتی ہے۔میں کوئی الو تھوڑی ہوں۔"
"میرب" نے جھنجھلاہٹ میں کہا، لیکن اس کے لہجے میں ایک نرم سی مسکراہٹ

11:07 89%

چھپی ہوئی تھی۔

وہ کسی بھی طریقے سے "شاہ" کو اپنے قریب آنے سے روک دینا چاہتی تھی، مگر "شاہ" کی موجودگی میں اس کا اپنا دل باغی ہو کر بے قابو ہونے لگا تھا۔

وہ چاہتی تھی کہ تھوڑی دیر کے لیے اپنے احساسات کو چھپائے، مگر اس کے دل کی دھڑکنیں مسلسل اس کی سچائی بیان کر رہی تھیں۔

"شاہ" کی نظریں "[illegible]" کی اندرونی حالت کو بہت اچھی طرح سے سمجھ رہی

"شاہ" کی نظریں "میرب" کی اندرونی حالت کو بہت اچھی طرح سے سمجھ رہی تھی۔

"شاہ" کی شدتوں کے ڈر سے وہ دور رہنا چاہتی تھی مگر دل "شاہ" کے قریب جانا چاہتا تھا "میرب" کو تو اپنی ہی کیفیت سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ وہ کرنا کیا چاہتی ہے۔
"شاہ" محبت سے دیکھتے ہوئے اسکے قریب ہو چکا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

"تمہاری ہر تھکن کا علاج صرف میری قربت ہے، تمہیں سونے نہیں دوں گا، تمہیں میرے ساتھ یہ لمحے گزارنے نہیں جینے ہیں۔"
"میرب" کے مخملی گال پر نرمی سے لبوں کی جنبش سے لمس چھوڑتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔

"میری محبت، میرے جذبات، میری شرطیں تم پر لازم ہیں، "جانِ

شاہ۔"

"رومان شاہ" کی نگاہیں اور بھی گہری ہونے لگی تھی، وہ جان گیا تھا کہ "میرب" اس کی شدت سے ٹوٹی ہوئی ہے۔"میرب" بہت نازک ہے اس بات سے "رومان شاہ" غافل نہیں تھا مگر ایک سال سے "میرب" کی بیماری اور اس کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے اس نے بہت کڑا امتحان دیا تھا اس سے زیادہ اپنے بے لگام جذباتوں کو قابو نہیں رکھ سکتا تھا۔

"جانِ شاہ" اس کی محبت تھی، اس کا عشق تھا، اس کا جنون تھا اور محبت میں محبوب جلے نہ اس کو عشق نہیں کہتے۔

"شاہ"، پلیز۔۔۔"

"شششش۔۔ اب محبت کے لمحات میں کٹوتیاں نہیں ہوں گی، بڑا ترسا لیا ہے، اے تو مینوں، ہن کی شادی جان لینی ہے، سونیے۔"

Zoya Ali Shah Novels

"میرب" کے ہونٹوں پر سختی سے انگلی جمائے "شاہ" نے فل سٹاپ لگا دیا تھا، مطلب صاف تھا کہ "میرب" کو قطرہ قطرہ "شاہ" کے عشق کی آگ میں جلنا تھا۔

"میرب" کے گلے میں "رومان شاہ" کی شرٹ تھی، "شاہ" کے ہاتھ نرماہٹ

بھری گہرائیوں پر سختیاں اتارتے ہوئے محبتیں بکھیر رہے تھے۔

"شاہ" کے لب "میرب" کی گردن کو گرم انگاروں کی طرح جلا رہے تھے۔"شاہ" کی گہری نظریں اور نرم گرم لبوں کی حرکتوں سے "میرب" کے جسم میں سنسناہٹ کی لہر دوڑاتی جا رہی تھیں۔

"میرب" کی سانسیں تیز ہو کر اکھڑنے لگی تھی۔وہ جانتی تھی کہ "شاہ" کا ہر

لمس صرف محبت کی شدت سے نہیں، بلکہ اس کی خواہش کی زبان سے بھی گزر رہا ہے۔

ایک بار پھر دونوں جذباتوں کی گہرائیوں میں ڈوب چکے تھے۔

"شاہ" کے گرم لبوں کی جنبش اسکے وجود میں انگاروں کی طرح آگ بھر رہے تھے۔

Zoya Ali Shah Novels

"میرب" کی سانسیں بہت زیادہ تیز ہو چکی تھی۔"شاہ" کی شدتوں سے مچلتے ہوئے وہ سسکیاں لے رہی تھی۔

فضاؤں میں "رومان شاہ" کی محبت کی مہک بکھری ہوئی تھی،ان کی قربت میں وقت کا دھارا رکا ہوا تھا۔

"میرب" کے دل کی دھڑکنیں، "شاہ" کی محبت کی شدت میں مدھم ہو گئی تھیں۔ "شاہ" کے ہر لمس میں ایک داستان چھپی ہوئی تھی، جیسے دونوں کے درمیان اس لمحے کی کوئی انتہا نہ

"تجھ وچ سجی اے ہر رنگ دی خوشبو۔"
"میرے دل دی دھڑکن وی تیری ہو گئی اے۔"
"چاندنی راتاں وچ، تیرے ہون دا احساس۔"
"میرے وجود دی ہر خاموشی وچ تیری آواز ہو گئی اے۔"

"رومان شاہ" نے سرگوشی کرتے ہوئے پنجابی میں ایک شعر کہا تو "میرب" مسکراتے ہوئے "شاہ" کے سینے میں سر چھپا گئی تھی۔

11:11 90%

"شاہ" نے مسکراتے ہوئے شرمائی ہوئی "میرب" کو اپنے مضبوط بازوں کا تحفظ دیتے ہوئے لمحوں کو قید کر لیا۔

"سچ کہتے ہیں، شوہر کی قربت میں سکون ہی سکون ہے،
جہاں حلال رشتہ ہوتا ہے، وہاں خدا کی رحمتیں برستی ہیں۔"

oooooooooooo

"شاہ میر" اور "مرحا" سوات پہنچ چکے تھے۔

Zoya Ali Shah Nove

ان کا سفر ان کی سوچ سے کہیں زیادہ خوبصورتی کے ساتھ گزرا تھا۔
"شاہ میر" اور "مرحا" مینگورا کے ایک مشہور ہوٹل Pearl Continental Hotel رکے ہوئے تھے۔

مینگورا، سوات کا دل کہلاتا ہے اور یہ خوبصورت شہر قدرتی مناظرات اور پُر سکون

فضاؤں سے مالا مال ہے۔

مینگورا کی سرسبز وادیاں، بلند پہاڑیاں اور بہتے ہوئے چشمے قدرت کی خوبصورتی کا نادر شاہکار ہیں۔

مینگورا کا منظر دن بھر میں بدلتا رہتا ہے، جہاں دن کی روشنی میں پہاڑوں کی سرسبزی اور درختوں کے سائے ایک دلکش منظر پیش کرتے ہیں، وہیں رات کو آسمان پر چھائی ہوئی چاندنی، پہاڑوں کے سائے میں ایک پراسرار خوبصورتی پیدا کر

دیتی ہے۔

"شاہ میر" اور "مرحا" مینگورا پہنچ چکے تھے۔"شاہ میر" نے ابھی اپنا چارج نہیں سنبھالا تھا اس لیے اس نے سوچا کیوں نہ "مرحا" کو مینگورا کے کچھ خوبصورت مقامات کی سیر کروائی جائے۔

"مرحا" بھی بہت ایکسائٹڈ تھی سوات کے شہر میں مینگورا کی سیر کرنے کے

Zoya Ali Shah Novels

لیے۔

اس نے سنا ہوا تھا کہ مینگورا میں بہت خوبصورت سر سبز وادیاں اور چشمے ہیں۔"مرحا" کو بہت شوق تھا دیکھنے کا آج "شاہ میر" نے اس کے اس خواب کو سچا کر دیا تھا۔

مینگورا شہر کی فضا میں سرسبزی کا غلبہ تھا۔ایک ہلکی ہوا دونوں کے چہروں پر مدھم سی لہر پیدا کر رہی تھی۔دسمبر کے مہینے میں مینگورا میں بہت شدید ٹھنڈ ہوتی

ہے۔

"شاہ میر" اور "مرحا" نے پوری طرح سے گرم کپڑوں میں خود کو کور کر رکھا تھا۔اس کے باوجود بھی ٹھنڈ کا احساس ان کے وجود پر اپنا اثر چھوڑ رہا تھا۔

مینگورا کے آس پاس کے علاقوں میں قدرتی چشمے بہہ رہے تھے اور بلند پہاڑوں کی عظمت قدرت کے حسین منظر کو مزید دلکش بنا رہی تھی۔ ہر طرف سبزہ اور

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا فضا کو خوشگوار بنا رہا تھا، جیسے یہ زمین اور آسمان کا حسین امتزاج ہو۔

"مرحا" یہاں پر آ کر بیچ میں انسان خود کو قدرت کے قریب محسوس کرتا ہے۔ فضاؤں میں کتنا سکون ہے۔نہ یہاں کسی طرح کا شور ہے نہ شہر کی گاڑیوں کی آلودگی۔"

"شاہ میر" نے "مرحا" کا ہاتھ مضبوطی اور محبت سے پکڑ رکھا تھا۔

Zoya Ali Shah Novels

11:14 90%

"یہ جگہ واقعی جنت سے کم نہیں۔ یہاں کے چشمے، پہاڑ، درخت، ہر چیز بہت خوبصورت ہے یہاں ہر طرف سکون ہی سکون ہے۔"

"مرحا" نے آس پاس پھیلی خوبصورتی کو پورے دل سے محسوس کرتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

گہری سانس لیتے ہوئے صاف ستھری ہوا اس کی سانسوں کے اندر تک اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی جس میں نہ کوئی گرد و غبار تھا اور نہ ہی آکسیجن کی

گی۔

"مرحا" تمہیں پتہ ہے جگہ نہ صرف قدرتی خوبصورتی سے بھری ہوئی ہے، بلکہ یہاں کے لوگ بھی دل کے بڑے ہیں۔"

"شاہ میر" "مرحا" کو یہاں کی ہر چیز کے بارے میں بہت خوبصورتی سے بتا رہا تھا۔"مرحا" کو بہت اچھا لگ رہا تھا "شاہ میر" کا ہر چیز کے بارے میں ڈیٹیل سے بتانا۔

دونوں ایک قدرتی چشمے کے قریب پہنچے، جہاں پانی کا ٹھنڈا اور صاف جریان خوشبو کے ساتھ بہہ رہا تھا۔

"شاہ میر" اور "مرحا" نے اس پانی میں ہاتھ ڈالے۔ پانی ٹھنڈ کے موسم میں گرم گرم بہہ رہا تھا۔

"سچ میں یہ بھی قدرت کا ایک کرشمہ ہے اتنے ٹھنڈے موسم میں کتنا گرم پانی ہے۔"

ہے۔
"مرحا" نے مسکراتے ہوئے "شاہ میر" سے کہا۔

"ہمارا پاکستان واقعی قدرتی حسن کا شاہکار ہے۔برف سے ڈھکے پہاڑ، سر سبز وادیاں، بہتے چشمے، شور مچاتے دریا، سنہری میدان، اور پر سکون جھیلیں اس کی خوبصورتی کو بے مثال بناتے ہیں۔"
"شمالی علاقوں کی دلکش وادیاں، بلوچستان کے صحراؤں کی خاموشی، سندھ کے

11:17 91%

سمندری ساحل، اور پنجاب کے زرخیز میدان سب مل کر پاکستان کو ایک جنت نظیر ملک بناتے ہیں۔ یہاں کی بدلتی رتیں، مہکتی ہوائیں، اور ہر موسم کے منفرد رنگ دل کو ایسا سکون دیتے ہیں کہ اگر اس کی خوبصورتی بیان کرنے لگے تو واقعی الفاظ کم پڑ جاتے ہیں۔"

دونوں یہاں کی وادیوں میں گم ہو کر بہت سی پیاری یادیں اکٹھی کر رہے تھے۔

"میر"۔

"جی "میر" کی جان۔"

"مجھے بھوک لگی ہے۔"
"شاہ میر" نے "مرحا" کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔

"ہمم میری جان کو بھوک لگی ہے؟"

Zoya Ali Shah Novels

"ہاں بہت زیادہ۔"

"چلو، میں اپنی جان کو گرما گرم کھانا کھلاتا ہوں۔ آج ہم 'Pearl Continental Hotel' مینگورا چلتے ہیں۔"
"وہاں کی مٹن کڑاہی اور چکن ہانڈی بہت مشہور ہیں، ساتھ میں ان کا اسپیشل پشتو یخنی سوپ اور کشمیری چائے بھی لے لیں گے۔ تمہیں یقیناً پسند آئیں گے۔"

11:17 91%

"واہ، کھانے کا سن کر تو بھوک اور بھی بڑھ گئی ہے۔"
"مرحا" نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم ایک بار کھانا تو کھاؤ تم ہمیشہ یہاں آ کر کھانے کی فرمائش نہ کرو تو پھر کہنا۔"
"شاہ میر" "مرحا" کا ہاتھ پکڑ کر چلتے ہوئے چٹخارے لے کر بتا رہا تھا۔"شاہ میر" یہاں پہ بہت بار آچکا تھا اور یہاں کے کھانے راستوں اور خوبصورتی سے بہت اچھی طرح سے واقف تھا۔

بہت اچھی طرح سے واقف تھا۔

"میر" مجھے میٹھے میں بھی کچھ کھانا ہے۔"

"اوکے۔۔ہم ساتھ میں کچھ دیسی سویٹ ڈشز بھی لیں لے گے، جیسے گرم گرم گلاب جامن یا رس ملائی۔"
"شاہ میر" نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بہت پیار سے کہا تھا۔

"وہ بھی کہہ دوں گی آپ کو سوائے آئی لو یو کے اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا نا۔"

"یہ تو تمہیں ہوٹل کے روم میں چل کر بتاؤں گا کہ مجھے کیا سمجھ میں آتا ہے اور کیا نہیں۔"

"شاہ میر" نے شرارت سے کہتے ہوئے آنکھ دبائی تو "مرحا" شرما کر اس پاس کے منظر پر نظر مرکوز کیے ہوئے ہنس پڑی تھی۔